



سوال

(528) ظہر اور عصر کی نمازوں میں مقتدی کا فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں امام قرأت نہیں کرتا بلکہ خاموشی سے امامت کرتا ہے ان نمازوں میں مقتدیوں کو سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنی چاہیے یا کہ سورہ فاتحہ کے بعد خاموش کھڑے ہو کر امام کے رکوع جانے کا انتظار کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سزئی نمازوں میں "فاتحہ" کے علاوہ قرأت کے اضافہ کا جواز ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت واضح طور پر اس کی دلیل ہے۔ مشکوٰۃ مع المرعاة:

۶۰۲/۱

اور موطا امام مالک میں حضرت عبدا بن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل باہن الفاظ مروی ہے:

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، وَ سُورَةِ مِّنَ الْقُرْآنِ 'موطا امام مالک، الْقِرَاءَةُ فِي الْغَرْبِ وَالشَّاءِ، رَقْم: ۲۶۰

یعنی "ابن عمر رضی اللہ عنہما چار رکعتی نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ اور مزید کوئی سورت پڑھتے تھے۔"

ظاہر یہ ہے کہ یہ معاملہ فرائض کا ہے، جس طرح کہ امام محمد رحمہ اللہ کی روایت میں تصریح موجود ہے:

فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا مِنَ الظُّهْرِ، وَالْعَصْرِ

اور صاحب "المرعاة" فرماتے ہیں:

فَالظُّهْرُ أَنَّهُ مَجْزُؤُ الْبَيَادَةِ عَلَى الْفَاتِحَةِ فِي الْأَتْرَابِ مِنْ غَيْرِ كَرَاهِيَةٍ (۶۰۰/۱)

نیز امام شافعی رحمہ اللہ جدید قول کے مطابق اور امام مالک و احمد نے بھی جواز کو اختیار کیا ہے۔



مجلس البحث الإسلامي
محدث فتوى

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى حاقظ ثناء التمدني

كتاب الصلوة: صفحة: 465

محدث فتوى